فون نمبر ۴۹ - تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L-5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

فی پرچہ دس پیسے

۱۰ رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۸ فتح ۱۳۴۱ھش | ۸ دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۷ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اٰمین اللّٰھم اٰمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کا اتنا ہی کام نہیں ہے کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کرلی

آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کیلئے ہر آن تیاری میں مصروف رہنا چاہیئے

"اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کرلی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے۔ اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔ اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج و تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتَانِ۔ مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دے۔ مولوی رومی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود ٭ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

سید عبدالقادر جیلانی بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ جب مومن، مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اس پر دکھ اور ابتلا آویں اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو قریب موت سمجھتا ہے اور پھر جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے تو قُلْنَا یٰنَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلَامًا کا حکم ہوتا ہے۔ اصل اور آخری بات یہی ہے مگر نہ شنیدہ کہ خدا داری چہ غم داری"

(الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے

ربوہ ۷ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کل مورخہ ۶ دسمبر کو بغرض علاج لاہور تشریف لے گئے۔ آپ ربوہ سے ۱۱½ بجے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر ۳ بجے سہ پہر لاہور پہنچے کل سفر کی تکان کی وجہ سے ضعف کی شکایت زیادہ رہی۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھم اٰمین

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۷ دسمبر۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کو درد نقرس کی شکایت ہے اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں احباب جماعت آپ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

— ربوہ ۷ دسمبر۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی کی طبیعت سوزش بول کی وجہ سے پھر ناساز ہوگئی ہے۔ احباب جماعت حضرت مولوی صاحب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

ہر آن ترقی پذیر معیار

محترم شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی لاہور فرماتے ہیں:۔

"میرے خیال میں ماہنامہ "انصار اللہ" ایک ایسا پرچہ ہے جو بہترین قابلیت اور نہایت درجہ محنت کے ساتھ مرتب کیا جاتا ہے۔ کاغذ، کتابت اور طباعت کے لحاظ سے بھی سلسلہ کا کوئی اور پرچہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بلاشبہ رسالہ کا معیار بہت بلند ہے اور میں مسرت کے ساتھ دیکھ رہا ہوں کہ اس معیار میں برابر ترقی ہو رہی ہے۔ جتنے مضامین اس وقت تک اس میں شائع ہوئے ہیں، سب اپنی جگہ دلچسپ نئی معلومات کے حامل اور مفید تھے۔"

اتنی خوبیوں کے باوجود اس بلند پایہ علمی رسالہ کا چندہ صرف ۶ روپے سالانہ ہے۔ اپنے نام رسالہ جاری کرا کے آپ اس بیش بہا علمی خزانہ سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

(قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

انصار اللہ کا امتحان

انصار اللہ کا چوتھی سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ العزیز مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا۔ ابھی تک بہت کم مجالس کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ انہیں پرچہ سوالات کتنی تعداد میں درکار ہوں گے۔ عہدہ داران انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ فوری طور پر اس تعداد سے آگاہ فرمائیں تاکہ انہیں پرچے بھجوائے جاسکیں۔ امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے۔

الف - قرآن کریم کے آخری پارہ کے دوسرے ربع کا ترجمہ

ب - اسی ربع میں سے کوئی سی دو سورتیں حفظ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ - دسمبر ۶۲ء

مولانا عبدالماجد مدیر صدقِ جدید کا جواب

صدق جدید کے مدیر مولانا عبدالماجد نے حال ہی میں "مرزا صاحب" کے زیر عنوان ایک مضمون لکھا ہے۔ حکیم محمد عبداللطیف صاحب گوالمنڈی لاہور نے آپ کو ایک تبلیغی خط لکھا جس میں مولانا کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو قبول کرنے کی دعوت دی گئی ہے چونکہ یہ خط بذاتِ خود تبلیغی سعی کا ایک اچھا نمونہ ہے اور اس کی روشنی میں مولانا کے جواب کو بھی اچھی طرح جانچا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہم پورا خط جیسا کہ صدق جدید میں شائع ہوا ہے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ فہو ہذا

"بخدمت گرامی حضرت مولانا صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابھی ابھی خاکسار نماز فجر سے فارغ ہوا میرے دل میں یہ تحریک پیدا ہوئی کہ میں جناب کی خدمت میں ایک عریضہ پیش کر کے استصواب کروں کہ آپکو حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ مسیحیت کو قبول کرنے میں کیا موانعات ہیں حضرت اقدس کے دعویٰ کے بنیاد قرآن کریم کی نصوص صریحہ اور احادیث نبوی صلعم کے اور واقعات واقعیہ پر تھی۔ جن کی طرف آپکو سب سے پہلے اس الہام کے ذریعہ توجہ دلائی گئی۔ "مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا ہے"۔ یہ مختصر الہام جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی اور جس میں حضور نبی کریم صلعم کے اس وعدہ جو آپ نے امت کو دیا تھا ..... بھی ذکر ہے۔ اور حضرت اقدس کے مسیح موعود بنائے جانے کا بھی۔ حضرت اقدس نے اس الہام الٰہی کو قرآن پر پیش کر کے جانچا۔ جو سو فیصدی سچا نکلا اور قرآن کریم سے ۳۰ آیات وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں مل گئیں۔ پھر حدیث نبوی پر پیش کیا۔ تو حضور نبی کریم کی فرمودہ تفسیر مشتمل بر رکوع آخری سورہ مائدہ مل گئی۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول متوفیک ممیتک مل گیا۔ حضرت ابو بکرؓ کی بیان فرمودہ وما محمد الا رسول مل گیا۔ کم از کم ۳۰ ہزار صحابہؓ جو وفات نبوی کے وقت مدینہ میں موجود تھے۔ ان کی تصدیق مل گئی۔

(۲) الہام کا دوسرا جزو حضرت کے مسیح موعود بنائے جانے کے بارہ میں تھا۔ جب پہلا جزو ثابت ہو گیا تو دوسرا بھی درست ثابت ہوا اسکے بعد علماء کا ہنگامہ شروع ہوا ....

اس پر نیک نہاد و خدا ترس منصف مزاج طالبان حق نے اللہ تعالیٰ سے استخارے کئے۔ دعائیں کیں۔ حضرت مرزا صاحب کے حال کا اللہ سے انکشاف چاہا۔ ایسے تمام لوگوں کو بھی راہ نمائی کی گئی کہ آپ سچے ہیں .... ان سب اصحاب میں سے جو صدہا کی تعداد میں ہیں ۲۵۰، ۳۰۰ کے حالات مؤکد بہ عذاب قسموں کے ساتھ کتاب بشارات رحمانیہ جلد اوّل و دوم میں درج ہیں (بشارات رحمانیہ کی دونوں جلدیں آپ کا ارشاد موصول ہوتے ہی خدمت عالی میں بھجوا دوں گا)

اس کے مقابلہ میں دس بیس آدمی بھی ایسے نہیں بتلائے جا سکتے جنہوں نے استخارہ کیا ہو اور ان کو اسکے خلاف دکھایا گیا ہو اور اس پر انہوں نے مؤکد بہ عذاب قسمیں کھائی ہوں اور جھوٹی قسموں کی پاداش سے بچ نکلے ہوں۔

(۳) وہ تمام علامات جو ۱۰۶ کے قریب ظہور مسیح موعود و مہدی کی تھیں ایک ایک کر کے ظاہر ہو گئیں۔ ایک بھی باقی نہیں۔ .... حضرت اقدس کی صداقت پر خاکسار نے ۵ ہزار دلائل براہین، حوالہ جات جمع کئے ہیں جو بطور سلسلۂ مضامین الفضل میں شائع کروں گا۔

آپ کیوں حضرت عبداللہ بن سلامؓ کی پیروی نہیں کرتے۔ اصل عزت تو اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہے۔ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم کو مرنے کے بعد دنیا والوں نے کیا دیا جو آپ کو دیں گے۔ سچے مسلمان کتاب اللہ اور وجہ اللہ کو مقدم رکھتے ہیں۔ اور لایخافون لومۃ لائم پر عمل کرتے ہیں۔ آپ دنیا کے اسباب سے ڈر کر کیوں اس سلسلہ سے کنارہ کش ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں دنیا دار ایک مردار کتے سے بھی ذلیل و حقیر ہیں۔ کیا بجز اللہ تعالیٰ کے کوئی اور بھی قادر خدا ہے جس سے ڈرنا چاہیئے۔ اگر آپ صدق دلی سے۔ صدق یقین سے اور صدیقانہ جوش سے اس سلسلہ میں داخل ہوں تو ابدالآباد تک وہ عزت اور جنت نصیب ہو گی جو صحابہ کرام کو ملی۔ زمین و آسمان دونوں اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہیں۔ اور اگر آپ کے پاس سلسلے کے خلاف دلائل ہیں تو ان سے خاکسار کو آگاہ کریں۔ درمیان میں کوئی راستہ نہیں۔ یا تو حضرت اقدس ہی سچے موعود ہیں یا پھر نعوذ باللہ یہود سے بھی بدتر"۔

(صدق جدید لکھنؤ ۲ ص۱)

جتنا یہ خط پر شوق اور پر جوش ہے افسوس ہے کہ مولانا کا جواب اتنا ہی لاابالیانہ معلوم ہوتا ہے۔ حکیم صاحب کی دعوت کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام پر ہے کہ

"مسیح ابن مریم رسول اللہ
فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ
میں ہو کر وعدہ کے موافق تو آیا
ہے"

یہاں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے نبوت کا کوئی ذکر اذکار نہیں تاہم مولانا اپنے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"جواب میں مختصراً عرض ہے کہ مجھے مرزا صاحب کے دعوے سے کوئی خاص دلچسپی بھی نہیں۔ دعویٰ نبوت متعارف و مصطلح معنی میں۔ ہرگز یقین نہیں آتا کہ اسے کوئی بھی معمولی عقل و علم کا شخص زبان پر لا سکتا ہے۔ چہ جائیکہ مرزا صاحب سا فہیم و ذی ہوش۔ سوا اس صورت کے کہ اس نے نبوت ہی کے کوئی مخصوص معنی متعارف و متبادر مفہوم سے الگ اپنے ذہن میں رکھ لئے ہوں۔ اور جس طرح فارسی اور اردو کے بے شمار شاعروں نے شراب، کفر، اسلام، صنم بت وغیرہ کی مخصوص اصطلاحیں اُن کے لغوی و شرعی دونوں مفہوموں سے بالکل الگ گڑھ لی ہیں۔ اس نے بھی نبوت کا استعمال کسی خانہ ساز اصطلاحی معنی میں شروع کر دیا ہو! ـــــ اور جب ایسا ہے تو انسان جس طرح ان بے شمار شاعروں کے مقابلہ میں اپنے کو بے بس پاتا ہے۔ ایک 'نبی' کے مقابلہ میں ایسے ہی! اور نبی کیا اس طرح تو اپنے کو فرشتہ بلکہ خدا بھی ٹھہرایا جا سکتا ہے"۔ (ایضاً)

ہمیں مولانا کا بڑا احترام مدنظر ہے مگر مجبوراً ہم پوچھتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ آپ کو مرزا صاحب کے دعوے سے دلچسپی بھی نہیں کیا ایک عالمانہ جواب سمجھا جا سکتا ہے؟ یہ تو ایسا جواب ہے جو کسی مدعی کا ہر منکر دیتا ہے اس میں قطعاً کوئی فخر کی بات نہیں۔ پھر حکیم صاحب نے تو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے نبوت کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ سوال تو یہ تھا کہ آیا مسیح موعود کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیاں ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو پھر کسی کے "دعوائے مسیحیت" میں دلچسپی نہ لینا ایک عالم کے شایان تو نہیں ہونا چاہیئے۔ اگر مولانا یہ فرماتے کہ انہیں کسی ایسی پیشگوئی پر ایمان نہیں یا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بجسدِ عنصری آسمان پر چڑھنا اور بجسد عنصری آسمان سے اترنا مانتے ہیں تو بات اور تھی۔

باقی مولانا نے نبوت کے متعلق بھی جو کچھ فرمایا ہے وہ بھی محققانہ نہیں ہے بلکہ محض بات ٹلانے کے لئے فرمایا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مستقل نبوت کا دعویٰ نہیں ہے آپ کا دعوے صرف "امتی نبوت" کا ہے اور یہ نبوت فی ذاتہ ایک حقیقت ہے کوئی خیالی اور شاعرانہ چیز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ

مابقی من النبوۃ الا المبشرات

نبوت میں سے صرف مبشرات کا حصہ باقی رہ گیا ہے۔ ہم اسکے معنی نبوت کا تبشیر و تنذیر والا حصہ لیتے ہیں۔ یہ ایک حقیقی حصہ ہے کوئی خیالی تخیل آرائی نہیں ہے۔ ایک دوسری حدیث ہے کہ رویائے صالحہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ کیا کسی چیز کا چھیالیسواں حصہ محض شاعرانہ تخیل آرائی ہوتی ہے۔ مولانا نے فرمایا ہے کہ

"اس لئے قدرۃً یہ تبلیغ نامہ قلب و دماغ میں کوئی خاص سنجیدہ جنبش پیدا کرنے سے قاصر رہا۔ اور اسے یونہی سے بس اس طرح پڑھ لیا جس طرح اس سے قبل تبلیغ احمدیت کے بیسیوں رسالوں کتابوں پمفلٹوں کو۔ اور تردید احمدیت میں بھی۔ پچاسوں جوابی رسالوں کتابوں پمفلٹوں کو پڑھ چکا تھا ـــ بے شک تائید احمدیت میں بڑا ضخیم لٹریچر تیار ہو چکا ہے لیکن تردید و ابطال میں جو لٹریچر تیار ہوا ہے وہ بھی کیا ضخامت اور کیا وزن کسی میں کچھ کم نہیں اور جہاں اس کا بڑا حصہ عامیانہ سطح اور مجادلانہ انداز کا ہے۔ وہیں کچھ حصہ فاضلانہ محققانہ مدلل بھی ہے"۔ (ایضاً ص۵)

بے شک مولانا نے تبلیغ احمدیت کے بیسیوں رسالے کتابیں اور پمفلٹ پڑھے ہوں گے لیکن ہم مولانا کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ وہ حقیقۃ الوحی اور اسلامی اصول کی فلاسفی کا بھر پور مطالعہ کریں یہ دونوں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات ہیں ادھر اُدھر سے پڑھنے کی بجائے

کامیاب زندگی گزارنے میں ایمان باللہ اور حقوق العباد کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

ہر وہ جدوجہد جس کی بنیاد اِن دو باتوں پر ہو اُس کی کامیابی کبھی مشتبہ نہیں ہو سکتی

بزمِ اردو تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام طلبہ کالج سے جسٹس سجاد احمد جان کا پُر اثر خطاب

ربوہ ۶ دسمبر - مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے محترم جناب جسٹس سجاد احمد جان نے کل شام یہاں اِس امر پر زور دیا کہ کامیاب زندگی گزارنے میں ایمان باللہ اور حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ آپ بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کے ایک خصوصی اجلاس میں طلبہ کالج سے "کامیاب زندگی کے اصول" کے موضوع پر خطاب فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا زندگی کے کسی بھی شعبہ میں کامیابی کے اصول پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتے یہ اصول اپنے ذہن و مزاج اور ماحول کی مناسبت سے ہر شخص خود طے کرتا ہے اور ان اصول کی روشنی میں عمل کی راہیں بھی اسے خود ہی متعین کرنا ہوتی ہیں۔ البتہ یہ امر یقینی ہے کہ جس جدوجہد اور عمل کی بنیاد ایمان باللہ اور اس کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی کماحقہ ادائیگی پر ہو اس کی کامیابی کبھی مشتبہ نہیں ہو سکتی۔

دوران خطاب میں آپ نے تعلیم الاسلام کالج کی کارکردگی اور روز افزوں ترقی پر کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) کو بہت شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ اور فرمایا کہ اِس ادارہ میں تربیت کی کشتی کے چپو بڑے ہی پختہ کار ہاتھوں میں ہیں جو جانتے ہیں کہ ماحول کے ساتھ مناسبت پیدا کر کے بالآخر ماحول پر کس طرح غلبہ پایا جا سکتا ہے۔

تشریف آوری اور استقبال

محترم جسٹس سجاد احمد جان بزم اردو تعلیم الاسلام کالج کی دعوت پر کل شام چھ بجے جینیوٹ سے بذریعہ موٹر کار ربوہ تشریف لائے۔ کالج میں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل نے آپ کا استقبال کیا۔ اور کالج کے جملہ ممبران اسٹاف کا آپ سے تعارف کرایا۔ بعد ازاں آپ محترم پرنسپل صاحب اور ممبران اسٹاف کی معیت میں کالج کے اسٹاف روم میں تشریف لے گئے اور وہاں کچھ دیر تبادلہ خیالات فرماتے رہے۔

بزم اردو کا اجلاس

سوا چھ بجے کے قریب آپ نے کالج ہال میں تشریف لے جا کر بزم اردو کے اجلاس میں طلبہ کالج سے "کامیاب زندگی کے اصول" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بزم اردو کے اس خصوصی اجلاس کا آغاز بزم کے صدر عبد الصمد صاحب کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو کالج کے ایک طالب علم حافظ محمد سلیم صاحب نے کی۔ ایک اور طالب علم سید شمشاد علی نے تلاوت کردہ آیات کا اردو ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد بزم کے سیکرٹری جمشید مبارز صاحب نے گزشتہ اجلاس کی روداد پڑھ کر سنائی۔ بعدہ مکرم پروفیسر ناصر احمد صاحب پرویز پرواذی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے محترم جسٹس سجاد احمد جان صاحب کا تعارف کرایا۔ نیز اس موقعہ پر تعلیم الاسلام کالج کے قیام اس کی غرض و غایت اور ترقی کے مختلف مراحل پر بھی اختصار کے ساتھ روشنی ڈالی

جسٹس سجاد احمد جان کا خطاب

تعارفی تقریر کے بعد محترم جسٹس سجاد احمد جان نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے ربوہ آنے کی دعوت پر بزم اردو کا شکریہ ادا کیا اور فرمایا آپ نے میری ایک دیرینہ خواہش کو پورا کیا ہے۔ میری بڑی خواہش تھی کہ میں ربوہ آؤں اور یہاں کے تعلیمی اداروں کو دیکھوں جو اپنی کارکردگی کی وجہ سے کافی شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

قابل رشک غربت

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ یہاں آنے کے بعد محترم پرنسپل صاحب سے مجھے تعلیم الاسلام کالج کے بعض کوائف کا پتہ چلا ہے۔ پرنسپل صاحب نے گفتگو کے دوران مجھے بتایا کہ یہ ایک غریب ادارہ ہے۔ لیکن ساتھ ہی جب انہوں نے یہ بتایا کہ ہمارے ہاں ڈسپلن کس درجہ کمال کو پہنچا ہوا ہے اور یہ کہ ہماری لیبارٹریز پنجاب کی بہترین لیبارٹریز میں شمار ہوتی ہیں۔ نیز یہ کہ ہمارے نتائج ہر سال ہی بہت شاندار رہتے ہیں۔ تو میں نے سوچا کہ یہ غربت تو دوسرے کالجوں کی تونگری سے بدرجہا بہتر ہے۔

سلسلہ خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا برسوں مجھے دریائے چناب پر جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں میں نے کچھ کشتیاں لنگر انداز دیکھیں۔ دریافت کرنے پر مجھے پتہ چلا کہ یہ تعلیم الاسلام کالج کی کشتیاں ہیں اور کالج کے طلبہ کشتی رانی کی مشق کر رہے ہیں۔ مجھے یہ بھی پتہ چلا کہ یہ کالج اِس سال سے پیشتر مسلسل گیارہ سال تک کشتی رانی کے مقابلوں میں اول آتا رہا ہے۔ صرف اِس سال ایک حادثہ کی وجہ سے ایک اور کالج بازی لے جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اب اس کالج کے لڑکے اس کوشش میں ہیں کہ اپنے طلباء کے لئے کشتیاں تک مہیا کی ہوئی ہیں اور ان کے عزائم کا یہ حال ہے تو مجھے خیال آیا کہ اس ادارہ میں تربیت کی کشتی کے چپو بڑے ہی پختہ کار ہاتھوں میں ہیں جو جانتے ہیں کہ ماحول کے ساتھ مناسبت پیدا کر کے بالآخر ماحول پر کس طرح غلبہ پایا جا سکتا ہے۔ یہ بجائے خود بہت بڑی خوبی پر دلالت کرتا ہے۔

کامیاب زندگی کے اصول

بعد ازاں آپ نے اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ کامیاب زندگی کے اصول کیا ہیں بتایا کہ زندگی میں کامیابی کا کوئی ایک معیار مقرر کرنا مشکل ہے۔ ہر شخص اپنے لئے کامیابی کے اصول خود مقرر کرتا ہے اور عمل کی راہیں بھی اسے خود ہی متعین کرنا ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر شخص کے اپنے مسائل الگ ہوتے ہیں اس کی مشکلات اور الجھنیں الگ ہوتی ہیں۔ اس کی خواہشات اور اس کا مطمح نظر بھی دوسروں سے مختلف ہوتا ہے۔ کوئی دولت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ کوئی چاہتا ہے کہ اسے زرخیز زمین مل جائے کوئی ڈپٹی کمشنر بننے یا کوئی بڑا عہدہ حاصل کرنے کا متمنی ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص کا اپنا ذہن اور اپنا مزاج بھی دوسروں سے جدا ہوتا ہے اور ماحول بھی سب کا یکساں نہیں ہوتا۔ اس لئے ہر شخص دنیا میں اپنی خواہش پسند ذہن و مزاج اور ماحول کے مطابق کامیابی کے اصول خود مقرر کرتا ہے اور ان کے راستہ کی تعیین بھی اسے خود ہی کرنا ہوتی ہے:

کامیابی کا نصب العین

آپ نے فرمایا اس تعلق میں جو چیز اہمیت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کامیابی کا نصب العین کیا ہونا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں بہت سے لوگ دنیا میں دولت کمانے کے متمنی ہوتے ہیں لیکن دولت کا حصول انسان کا نصب العین نہیں ہو سکتا۔ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ یقیناً اس کا نصب العین تو اس سے بہت زیادہ بلند و بالا ہونا چاہیئے۔ یعنی ایسا ہونا چاہیئے۔ جو اسے اس کی تخلیق کے مقاصد کے قریب تر لانے والا ہو۔ اگر یہ بات نہیں۔ تو پھر ایسی زندگی دولت و ثروت کے باوجود سراسر محرومیت کی زندگی ہے ایک ایسی زندگی ہے جس میں کوئی نور اور روشنی نہیں۔ ایسے لوگوں کی دولت و ثروت اور جاہ و حشمت ظاہر بینوں کے لئے قابل رشک ہو تو اہل بصیرت کے نزدیک اس میں قطعاً کوئی کشش نہیں ہوتی۔ ایسے ذی ثروت لوگوں کے دلوں کا جائزہ لیا جائے۔ تو ان میں کئی ایسے نظر آئیں گے جو کہ وہ خود اپنی حالت سے مطمئن نہیں ہوں گے

جہاں تک کامیابی کے نصب العین کا تعلق ہے اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے اس بارہ میں بنی نوع انسان کی بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔ وہ کہتا ہے انسان کی فضیلت نسل کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ اس کی فضیلت قبیلہ کے ساتھ وابستہ نہیں۔ اس کی فضیلت دولت و ثروت اور جاہ و حشمت کے ساتھ وابستہ نہیں بلکہ وہ وابستہ ہے نیکی اور پرہیزگاری کے ایک خاص معیار کے ساتھ۔ وہ معیار یہ ہے کہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ یعنی کامیاب زندگی وہ ہے۔ جس میں انسان اپنی تخلیق کے مقاصد کو پورا کرنے میں کوشاں رہے۔ اس کی تمام تر جدوجہد اس لئے ہو کہ اس کی تخلیق کا مقصد ہر حال پورا ہونا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں آج دنیا نے ہر میدان میں ترقی کی ہے اور بے حساب ترقی کی ہے۔ بے پناہ دولت اور قوت بھی اس نے حاصل کر لی ہے۔ لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ آیا نصب العین کے لحاظ سے بھی یہ ترقی ترقی کہلانے کی مستحق ہے؟ کیا انسانیت کے لئے یہ ترقی فلاح و نجاح کا موجب بن سکتی ہے؟ اگر نہیں تو یہ ترقی کسی کام نہیں آ سکتی۔ اس لحاظ سے بنظر غائر دیکھا جائے تو کامیابی کا اصل راز یہی ہے۔ کہ اسلام کے پیش کردہ اس بلند نصب العین کو ہمیشہ سامنے رکھا

اور اس کے حصول کے لئے تمام تر کوششیں وقف کی جائیں اور یہ امر ملحوظ رکھ کر کی جائیں کہ ہم نے بالآخر اپنے ایک ایک عمل کے لئے جوابدہ ہونا ہے۔

ایمان باللہ اور حقوق العباد

اس بلند نصب العین کے حصول کے لئے اسلام نے دو باتوں پر زور دیا ہے ایک ایمان باللہ اور دوسرے حقوق العباد کی ادائیگی۔ ایمان باللہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف زبان سے اقرار کیا جائے کہ خدا ہے بلکہ اپنے عمل سے اس امر کا ثبوت بہم پہنچایا جائے کہ فی الواقعہ تمہیں خدا کی ہستی پر زندہ ایمان حاصل ہے اور تم کامیابی کے لئے اسی پر توکل کرتے ہو خدا پر توکل ایک ایسی طاقت ہے کہ جس کے آگے کوئی مشکل نہیں رہتی اور انسان اس یقین کے ساتھ کہ بالآخر وہ ضرور کامیاب ہوگا مشکلات اور مصائب پر قابو پانے کے بعد اپنی جدوجہد میں تیز سے تیز تر ہوتا چلا جاتا ہے۔ ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔ اس کے بغیر انسان حقیقی کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔ اگر تم دوسروں کا حق چھین کر اپنے لئے آسائش چاہتے ہو تو یاد رکھو ایسی آسائش کبھی دیرپا نہیں ہو سکتی وہ یقیناً عارضی ثابت ہوگی اور تم کبھی حقیقی کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکو گے میرے نزدیک ہر وہ شخص جو ایمان باللہ پر قائم ہو کر اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے پورے خلوص کے ساتھ جدوجہد کرتا ہے اور اس حال میں جدوجہد کرتا ہے کہ دوسروں کے استحقاق کو نظر انداز نہیں ہونے دیتا بلکہ اس جدوجہد میں دوسروں کی خدمت کو اپنا مطمح نظر بناتا ہے اس کی زندگی صحیح معنوں میں ایک کامیاب زندگی ہے اور وہ یقیناً ایک کامیاب انسان ہے۔ اس میں غریب اور امیر کا سوال نہیں۔ ایک درویش اور ایک سلطان دونوں یکساں طور پر کامیاب قرار پائیں گے بشرطیکہ وہ ایمان باللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا التزام کرتے ہوئے پورے خلوص کے ساتھ جدوجہد کو اپنا شعار بنائیں۔

کامیابی اور ناکامی کی نہج

پس کامیاب زندگی کے اصول طے کرنا آپکا اپنا کام ہے اپنے لئے عمل اور جدوجہد کے راستے آپ کو خود متعین کرنا ہیں۔ چند باتیں ہیں جنہیں ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ ناکام وہ ہے جو مشکلات سے گھبرا جائے اور اس میں حوادث کے مقابلے کی سکت نہ ہو اور بجز راہِ فرار اختیار کرنے کے اسے اور کچھ نہ سوجھے۔ جو ایمان باللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی پابندی کیساتھ پورے خلوص کے ساتھ جدوجہد کرتا ہے اور بظاہر ناکام رہتا ہے وہ ہرگز ناکام قرار نہیں پا سکتا۔ اس نے فی الحقیقت اپنے مقصد کو پا لیا اور یقیناً کامیاب ہو گیا بالآخر میں کہوں گا کہ یہ بتانے اور سکھانے کی باتیں نہیں بلکہ عمل کی باتیں ہیں۔ جو بھی عمل کرے گا خواہ امیر ہو یا غریب وہ کامیاب ہوگا اس کی کامیابی شک و شبہ سے بالا اور یقینی ہے۔

آخر میں صاحب صدر نے اس پُرمغز پُراثر خطاب پر محترم جسٹس سجاد احمد جان کا شکریہ ادا کیا اور اس طرح بزمِ اردو کا یہ خصوصی اجلاس نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

مسجد یادگاری کے لئے چندہ بھجوانے والے احباب

(از مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

مندرجہ ذیل دوستوں نے مسجد یادگاری فضل عمر ہسپتال کے لئے رقوم بھجوائی ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ خاکسار صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔

مسجد یادگاری میں رنگ و روغن بھی ہونے والے ہیں اور مستقل دریوں کا بھی انتظام کرنا ہے لہٰذا خاکسار دوستوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ اس کارِ خیر کے لئے بھی رقوم بھجوا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

۱۔ شیخ رفیع الدین احمد صاحب کراچی — ۱۰۰/-
۲۔ سید بشیر احمد صاحب برنج ورکس راولپنڈی — ۲/-
۳۔ اہلیہ صاحبہ علی اکبر صاحب اسسٹنٹ انجنئر تندکوٹ — ۵۰/-

ضروری تصحیح :-

الفضل مورخہ ۷ر دسمبر ۶۲ء میں صـ۲ پر درج ذیل فقرہ غلط شائع ہو گیا تھا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

"پھر غور کیجئے مودودی صاحب کے اصول "تکفیر" یا (Purge) کے مطابق تو تمام وہ لوگ جو آپکی اسلامی جماعت میں شامل نہیں کافر مرتد اور واجب القتل ہیں لیکن مداہنت یا منافقت کے اصول کے مطابق "مسلمان" ہی ہیں۔ کیا مدیر شہاب ان دونوں باتوں میں تطبیق کر کے دکھائیں گے" (ادارہ)

مدیر شہاب کیلئے جواب

از محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ الفضل نے شیخ عبدالرشید صاحب کراچی اور "مدیر شہاب" کے اعتراض کا بہت معقول اور ٹھوس جواب دے دیا تھا۔ اب تو یونہی ایڈیٹر صاحب "شہاب" لکیر کو پیٹ رہے ہیں۔

میں نے جناب شیخ عبدالرشید صاحب کو جواب دیا تھا کہ:-

"الفرقان کے خاتم النبیین نمبر میں اس سوال کا جواب بھی موجود ہے کہ نبی کے ماننے یا نہ ماننے سے کفر و اسلام کا سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ امتی نبی کا انکار منکر کو ایسے ہی کفر کا مرتکب قرار دے گا جس کے باوجود وہ شریعت کے اتحاد کی وجہ سے دنیوی معاملات میں ملت کا فرد شمار کیا جائے گا۔ اتمام حجت کی صورت میں بارگاہ ایزدی میں وہ بہرحال قابل مواخذہ ہوگا"

(شہاب ۲۸ر ۱۱ر ۶۲)

اس واضح اور جامع جواب پر ایڈیٹر صاحب شہاب کو کوئی اصلی اعتراض تو پیدا نہیں ہو سکتا وہ خوب جانتے ہیں کہ ائمہ سلف مثلاً حضرت امام ابن تیمیہ، امام راغب اصفہانی وغیرہ بڑی صراحت سے لکھ چکے ہیں کہ کفر کی دو قسمیں ہیں ایک وہ کفر جو انسان کو ملت سے خارج کر دیتا ہے دوسرا وہ کفر کہ اس کے باوجود وہ شخص ملت کا فرد رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جہاں غیر تشریعی نبی ہوگا جو نئی شریعت نہ لائیگا۔ بلکہ سابقہ شریعت کو ہی جاری اور قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ اس کے منکرین اور مؤمنین شریعت متحدہ کی وجہ سے عمومی ملت میں اشتراک رکھنے والے ہوں گے۔ اسی لئے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اپنے شاگردوں سے فرمایا تھا کہ:-

"فقیہہ اور فریسی موسےٰ کی گدی پر بیٹھے ہیں پس جو کچھ وہ تمہیں بتائیں وہ سب کرو اور مانو لیکن ان کے سے کام نہ کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں اور کرتے نہیں" (متی ۲۳ ـ ۲ ـ ۳)

حضرت مسیح کے منکر فقیہی اور فریسی یقیناً مومن نہ تھے۔ مگر حضرت مسیح نے انہیں ملت موسویہ کا فرد قرار دیا ہے بلکہ اپنے اتباع کو ہدایت فرمائی ہے کہ ان کی بتائی ہوئی دینی باتوں پر عمل کرو مگر ان کے اعمال کی اقتداء مت کرو کیونکہ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔

آخر ایڈیٹر صاحب شہاب نے یہ اعتراض کر دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے "انوار خلافت" میں جو فرمایا ہے آیا وہ درست ہے یا ابوالعطاء کا جواب؟ پھر لکھتے ہیں کہ:-

"مولوی ابوالعطاء صاحب مرزا بشیر الدین محمود کو خلیفۃ المسیح سمجھتے ہیں ان کا فرض تھا کہ مرزا محمود کی اس تصریح کے بعد وہ اپنی غلطی کا اقرار کر لیتے اور اعلان کرتے کہ مرزا محمود ہی کا بیان درست ہے مگر کسی قادیانی مناظر اور بالخصوص مولوی ابوالعطاء صاحب سے جو خلیفۂ ربوہ کے ترجمان خصوصی ہیں یہ توقع کرنا کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے۔ غالب کے اس شعر کا مصداق ہے کہ ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

(شہاب ۲ر دسمبر ۶۲ء)

مدیر شہاب خوش ہوں کہ میں کھلے لفظوں میں اعلان کرتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا بیان اور حضور کا ارشاد ہی درست ہے۔ اور میں نے جو کچھ مندرجہ بالا جواب میں لکھا ہے وہ ہو بہو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے اعلان کے مطابق ہے۔ انوار خلافت صـ۹۰ کی مدیر شہاب کی پیش کردہ عبارت کی تشریح میں تحقیقاتی عدالت میں خود حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا ہے کہ:-

"میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ کفر کی ایک قسم ایسی بھی ہے جو ایک شخص کو ملت سے خارج نہیں کرتی ہمارے نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ ہمیں ایسے شخص کو اپنا امام بنانا چاہیئے جو دوسروں سے زیادہ نیک اور صالح ہو۔ ایک نبی کے انکار سے انسان کی نیکی کمزور ہو جاتی ہے"۔ (مطبوعہ عدالتی بیان صـ۱۰)

ہمارے جواب اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد میں کامل اتحاد ہے اسلئے مدیر شہاب کے لئے اس جگہ بھی کوئی جائے اعتراض نہیں خواہ مخواہ بات کا بتنگڑ بنانا تو علیحدہ امر ہے ورنہ بات نہایت صاف اور عیاں ہے کہ جب نبی امتی ہے تو اس کا منکر بھی امتی کا فر ہوگا۔ نہ کہ دینوی طور پر بھی ملت سے خارج قرار دیا جائیگا۔

محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم

(از مکرم مولوی عبدالواحد صاحب سابق ایڈیٹر اصلاح سرینگر کشمیر)

(قسط ۲)

حضرت امیر المومنین کا اعتماد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خلیفہ عبدالرحیم صاحب پر بہت اعتماد فرماتے تھے اور ان کے مشورہ کی از حد قدر کرتے تھے۔ ایک بار ایک دوست نے مرکز میں ایک نامناسب رپورٹ صوبائی انتخاب کے متعلق بھیج دی خلیفہ صاحب مرحوم مجلس انتخاب کے صدر تھے چنانچہ خلیفہ صاحب سے رپورٹ طلب ہونے پر حضرت صاحب نے خلیفہ صاحب کی رپورٹ کے مطابق فیصلہ فرمایا

تحریک حریت کشمیر

خلیفہ صاحب مرحوم نے تحریک حریت کشمیر میں ایسی خدمات سر انجام دیں جن کا ہر کشمیری لیڈر معترف ہے لیکن ان میں سے اکثر پردۂ راز میں رہیں شیخ محمد عبداللہ صاحب خلیفہ صاحب کی قدر کرتے تھے چوہدری غلام عباس صاحب سے بھی خلیفہ صاحب کے دوستانہ تعلقات رہے

احمدیہ مساجد سری نگر و جموں

سری نگر و جموں کی احمدیہ مساجد کی بنیاد و تعمیر میں خلیفہ عبدالرحیم صاحب کا بڑا حصہ تھا سری نگر میں مسجد احمدیہ کے لئے زمین دینے کا حکم مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے دیا تھا مگر ہمارے احباب نے جب کبھی اور جہاں زمین تجویز کی اس کی منظوری نہ ہو سکی میں نے یہ حالات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کئے حضور نے فرمایا کہ جہاں زمین ملتی ہے لے لو اور مسجد بنا لو حضور نے محترم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب کی زیر سرکردگی ایک وفد وزیر اعظم ریاست جموں و کشمیر کے پاس بمقام جموں بھیجا (کیونکہ سردیوں کے باعث دربار دفاتر جموں آئے ہوئے تھے) وزیر اعظم نے چوہدری صاحب کی گفتگو سے یہ محسوس کیا کہ یہ بڑا ظلم ہے کہ احمدیہ مسجد سری نگر کے لئے زمین عنایت کرنے کا حکم آنجہانی مہاراجہ کے زمانہ سے تو ہو چکا ہے مگر کسی مخصوص رقبہ کا قبضہ نہیں دیا گیا چنانچہ اس نے گورنر صاحب کو حکم دیا کہ زمین تجویز کر کے فوراً قبضہ دیا جائے چنانچہ یہ حکم ملنے پر گورنر صاحب کشمیر محترم خلیفہ صاحب مرحوم کے مکان پر خود گئے اور خلیفہ صاحب کو ساتھ لے کر چند ایک موزوں مقامات دکھلائے بعد خلیفہ صاحب نے بمع مکرم خواجہ غلام نبی صاحب گل کار اور دیگر احباب سے مشورہ کر کے سری نگر کی تحصیل سے متعلق رقبہ کے لئے درخواست کی جس کا چند دنوں میں قبضہ مل گیا حضرت صاحب کو میں نے اطلاع کی تو حضور نے پسند فرماتے ہوئے مبارکباد دی ہم نے فی الفور مسجد کمیٹی کی تشکیل کر کے خلیفہ صاحب مرحوم کو اس کا صدر بنایا ان کی توجہ و کوشش سے چار دیواری اور دو کمرے مکمل ہو سکے تھے کہ تقسیم ملک عمل میں آ گئی

ایسا ہی جموں میں ان کی مساعی سے ایک صاحب نے احمدیہ مسجد کے لئے رقبہ عنایت کیا اور خلیفہ صاحب مرحوم کی کوششوں سے بامو قعہ مسجد تعمیر ہو گئی فجزاہ اللہ احسن الجزاء

محترم ماسٹر امیر عالم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کوٹلی اس زمانہ میں کچھ عرصہ کے لئے جموں میں مقیم رہے ماسٹر صاحب موصوف جب خوش الحانی سے اذان دیتے یا قرآن کریم تلاوت فرماتے تو خلیفہ صاحب مرحوم بہت خوش ہوتے انھوں نے کئی بار اس کا اظہار مجھ سے اور دیگر احباب سے کیا۔

اطاعت نظام

تقسیم ملک سے قریباً چار سال قبل جماعتہائے احمدیہ کشمیر کی تنظیم و تربیت کے لئے صوبائی تنظیم کا نظام عمل میں آیا احباب کی تجویز پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو بار مجھے صوبائی امیر مقرر فرمایا خلیفہ صاحب مرحوم نے تعاون و اطاعت نظام کا بہترین نمونہ دکھایا ان کی معاونت اور مفید مشوروں نے میری ذمہ داریوں کو آسان بنا دیا اور آج تک میرے دل سے ان کے لئے دعا نکلتی ہے

شفقت و دلی ہمدردی

۱۹۴۴ء میں۔ میں ایک سفر سے واپس آ رہا تھا کہ شوپیاں کے قریب لاری کے حادثہ میں میرے پاؤں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار نے مجھے سری نگر پہنچایا احباب جماعت کو جب پتہ چلا تو سب نے تشویش کا اظہار کیا خلیفہ صاحب مرحوم۔ مجھے سٹیٹ ہسپتال سری نگر اپنی کار میں لے گئے جب ایکس رے لیا گیا تو پاؤں کی بہت سی ہڈیوں کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہونے کے باعث ڈاکٹروں نے تشویش کا اظہار کیا اور پاؤں درست کر کے پٹی کرنے کا کام اگلے روز پر ملتوی کر دیا تاکہ کسی ماہر سے مشورہ لے سکیں مگر مجھے اصل وجہ نہ بتلائی گئی اگلے روز صبح خلیفہ صاحب کی سعی سے مہاراجہ صاحب کے پرائیویٹ ڈاکٹر (غالباً الیشنوی صاحب) مشورہ کے لئے ہسپتال میں تشریف لائے وہ تین ڈاکٹروں کی معیت میں وہ میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور سرجری کی چند موٹی موٹی کتب لے کر اور ایکسرے کو دیکھ کر انگریزی میں مشورہ کرنے لگے ان کی گفتگو سے میں سمجھ گیا کہ پاؤں کی حالت تشویشناک ہے مگر ڈاکٹر الیشنوی صاحب نے یہ خیال کر کے کہ میں انگریزی نہیں جانتا مجھے اردو میں تسلی دینی چاہی میں نے کہا ڈاکٹر صاحب کیا آپ کا خدا پر ایمان ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے کہا پھر آپ میرے لئے دعا ہی کریں۔ اس سے ڈاکٹر بھی سمجھ گئے کہ مریض اصل کیفیت سے واقف ہو چکا ہے بہر حال اس کے بعد مجھے کلوروفارم سے بے ہوش کر کے پلاسٹر کی پٹی کر دی گئی ایک دو روز بعد مجھے میری قیام گاہ پر لے آئے جو کہ دفتر اصلاح سے ملحق ایک کمرہ تھا خلیفہ صاحب کے علاوہ دیگر احباب کشمیر نے جس دلسوزی سے میری خدمت کی اس کے لئے میرا رواں رواں آج تک دعا گو ہے

اسی سال کشمیر میں صوبائی نظام قائم ہوا تھا اور آسنور میں جماعت ہائے کشمیر کا صوبائی جلسہ سالانہ تھا پاؤں کی تکلیف کے باوجود میں نے جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کیا خلیفہ صاحب مرحوم مجھے شوپیاں تک کار میں لے گئے وہاں سے آگے احباب ایک ڈولی سی بنا کر مجھے آسنور لے گئے چونکہ قریب کے ایک موضع میں غیر احمدیوں نے بھی ہمارے بالمقابل جلسہ کا انتظام کیا اس لئے پولیس اور مجسٹریٹ بھی موقعہ پر آئے ہوئے تھے مگر پولیس کا رویہ مخالفانہ تھا وہ چاہتے تھے کہ تصادم ہو تو ہم احمدیوں کے معزز و سرکردہ آدمیوں کو گرفتار کر لیں موقعہ کی نزاکت کے پیش نظر میں چارپائی جلسہ گاہ میں بچھوا کر اکثر وقت خود وہاں موجود رہتا ہمارے نوجوانوں کو بھی جوش آتا کہ وہ بھی غیر احمدیوں کی اشتعال انگیز حرکات کا جواب دیں مگر میں انھیں منع کر دیتا آخر کار انھوں نے میرے عزیز شاگرد اور اخبار اصلاح میں میرے شریک کار مولوی عبدالغفار صاحب فاضل کو اظہار ناراضگی کرنے کے لئے میرے پاس بھجوایا تو میں نے انھیں کہا کہ میں حالات کا جائزہ لینے کے بعد حکم دیتا ہوں کہ آئندہ ایسا کوئی امر میرے سامنے پیش نہ کیا جائے شاباش ہے ان نوجوانوں پر کہ انھوں نے بروقت اپنے جوش کو دبا کر سلسلہ کے وقار کو قائم رکھا اس وقت اکثر احباب نے محسوس کیا کہ جلسہ میں میری شرکت کا فیصلہ درست تھا۔

یہ غالباً صرف ایک ہی دفعہ تھا کہ میں نے اپنی صوبائی امارت کے عہد کے دوران میں حکم کا لفظ استعمال کیا اس موقعہ پر محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب مرحوم اور مکرم میر عبدالرحمٰن صاحب میجر مرحوم کے مشورے دعا و نصرت میرے شامل حال رہے

نام کی طرح کام بھی محمود

ان دنوں برابر کے انسپکٹر آف سکولز صوفی غلام محی الدین صاحب کشمیر میں سیاحت کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے اگرچہ وہ جماعت میں شامل نہیں مگر میرے ساتھ ذاتی تعلقات کے باعث وہ بھی آسنور میں ہمارے جلسہ پر تشریف لے گئے آسنور میں ہمارے نظام انتظام جلسہ اور اطاعت امیر کو دیکھ کر انھوں نے اس تاثر کا اظہار فرمایا کہ کشمیر کے لوگ بے شک مذہبی لحاظ سے امام جماعت احمدیہ کی بیعت نہ کریں صرف سیاسی امور میں ان کی اطاعت کریں تو کشمیر سارے کا سارا تھوڑے عرصہ میں آزاد ہو جائے

مستقبل کا مؤرخ جب کشمیر کی تاریخ لکھے گا تو ۱۹۳۱ء پر آ کر یقیناً اس کا قلم ٹھہر جائے گا اور جب تک وہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالیٰ کے شاندار کارناموں اور ان کے زیر سایہ کام کرنے والے مجاہدوں کا ذکر نہ کرے گا اس کی کتاب مکمل نہ کہلا سکے گی۔

میری موجودہ بیماری اور مصائب

اکثر احباب کرام کو علم ہے کہ مجھے اور میرے تین لڑکوں کو یہاں ایک مقدمہ قتل میں مبتلا کیا گیا تھا دو سال سے زائد عرصہ (۲۷ اگست ۱۹۵۹ء سے ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء تک) ہم اس مصیبت میں مبتلا رہے حالانکہ ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کیا گیا مگر آسمان سے اللہ تعالیٰ دیکھ رہا تھا اس نے ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی کی اور بظاہر حالات مخالف ہونے کے باوجود محض حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بزرگان درویشان قادیان اور احباب جماعت کی دعاؤں سے ہمیں بری کرا دیا۔

قادر ہے وہ بارگہ جو ٹوٹا کام بنا دے

مقدمہ کے دوران میں زیر حراست رہنے کے باعث میری صحت پر بہت برا اثر پڑا اور مجھ پر ذیابیطس کا سخت حملہ ہوا قریباً ایک سال آرام رہنے کے بعد اب دوبارہ اس مرض کا پھر شدید دورہ ہوا ہے بعض اوقات ضعف قلب کی بھی تکلیف ہو جاتی ہے وہی جسم جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تیس پینتیس میل روزانہ پیدل سفر کرنے کی توفیق دی تھی اب ایک دو میل بمشکل پیدل سفر کر سکتا ہے بزرگان سلسلہ و احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عنایت فرما کر پھر خدمات دین و قوم کی توفیق دے کر انھیں قبول فرمائے اور اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے اور اگر اس کے حضور جانے کا وقت مقدر آ چکا ہے تو میرے گناہوں اور کمزوریوں کو اپنی مغفرت کی چادر سے ڈھانپ لے۔

قابل ذکر حسن سلوک

اس دور مصیبت میں احباب نے میری کمزوریوں اور نااہلیوں کے باوجود اظہار شفقت ہمدردی و محبت کیا احباب کشمیر بھی اس سے متاثر تھے جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء پر میں اپنے عزیز کشمیری شاگرد مولوی عبداللطیف صاحب کے ہاں مقیم تھا محترم خلیفہ عبدالرحیم صاحب اور ان کے صاحبزادے خلیفہ عبدالمنان صاحب تکلیف فرما کر ملاقات کے لئے تشریف لائے اگلے روز میں اور میرا لڑکا عزیزم رحمت اللہ خلیفہ صاحب مرحوم کی قیام گاہ پر گئے خلیفہ صاحب دیر تک اظہار خوشنودی و محبت کرتے رہے ان کا یہ نمونہ ایسا پر اثر تھا کہ جلسہ سے واپس آنے کے بعد میرا لڑکا رحمت اللہ بار بار اس کا تذکرہ کرتا رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محترم خلیفہ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اولاد کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ والسلام

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ادنیٰ ترین خادم طالب دعا
عبدالواحد (سابق ایڈیٹر اخبار اصلاح کشمیر) حال مقیم چک ۵ ای بی ضلع سرگودھا۔

انصار اللہ کے اعلانات:

چند اہم تربیتی امور

نماز باجماعت: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔
جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے (تجرید بخاری حصہ اول ص۱۶۰)

اسلامی شعار پردہ: حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

"آج کل پردہ پر حملے کئے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ نہیں جانتے کہ اسلامی پردہ سے مراد زندان نہیں بلکہ ایک قسم کی روک ہے کہ غیر مرد اور عورت ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکے جب پردہ ہوگا ٹھوکر سے بچیں گے ایک منصف مزاج کہہ سکتا ہے کہ ایسے لوگوں میں جہاں غیر مرد و عورت اکٹھے بلاتامل اور بے محابا مل سکیں سیر کریں کیونکہ جذبات نفس سے اضطراراً ٹھوکر نہ کھائیں گے بسا اوقات سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ ایسی قومیں غیر مرد اور عورت کے ایک مکان میں تنہا رہنے کو حالانکہ دروازہ بھی بند ہو کوئی عیب نہیں سمجھتیں یہ گویا تہذیب ہے انہی بد نتائج کو روکنے کے لئے شارع اسلام نے وہ باتیں کرنے کی اجازت ہی نہ دی جو کسی کی ٹھوکر کا باعث ہو ایسے موقعہ پر یہ کہہ دیا کہ جہاں اس طرح غیر محرم مرد و عورت ہر دو جمع ہوں تیسرا ان میں شیطان ہوتا ہے ان ناپاک نتائج پر غور کرو جو یورپ اس خلیع الرسن تعلیم سے بھگت رہا ہے بعض جگہ بالکل قابل شرم طوائفانہ زندگی بسر کی جا رہی ہے یہ انہیں تعلیمات کا نتیجہ ہے اگر کسی چیز کو خیانت سے بچانا چاہتے ہو تو حفاظت کرو لیکن اگر حفاظت نہ کرو اور یہ سمجھ رکھو کہ بھلے مانس لوگ ہیں تو یاد رکھو کہ ضرور وہ چیز تباہ ہوگی"۔

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

سچائی:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:۔

عزیزاں بے خلوص و صدق نکشایند راہے را
مصفا قطرہ باید کہ تا گوہر شود پیدا

(خاتمہ ازالہ اوہام حصہ دوم)

پان، حقہ، زردہ (تمباکو) افیون وغیرہ:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"تمباکو ہم مسکرات میں داخل نہیں کرتے لیکن یہ ایک لغو فعل ہے اور مومن کی شان ہے والذین ھم عن اللغو معرضون اگر کسی کو کوئی طبیب بطور علاج بتائے تو ہم منع نہیں کرتے ورنہ یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں ہوتا تو آپ اپنے صحابہ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے"۔ (الحکم ۲۴/۷/۱۹۰۳)

اطاعت:۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما اور جو اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا یقیناً اسے عظیم الشان کامیابی نصیب ہوگی (احزاب رکوع ۹)

درازیٔ عمر کا نسخہ:۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں

"انسان اگر چاہتا ہے کہ اپنی عمر بڑھائے اور لمبی عمر پائے تو اس کو چاہیئے جہاں تک ہو سکے خالص دین کے واسطے اپنی عمر کو وقف کرے یہ یاد رکھے کہ اللہ تعالےٰ سے دھوکا نہیں چلتا جو اللہ تعالےٰ کو دغا دیتا ہے وہ یاد رکھے کہ اپنے نفس کو دغا دیتا وہ اس کی پاداش میں ہلاک ہو جائے گا اللہ تعالےٰ کے نزدیک جب تک زندگی بڑھانے کے لئے اس کے خلوص وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جائے اور خدمت دین میں لگ جائے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے کیونکہ دین کو آج ایسے مخلص خادموں کی ضرورت ہے اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر عمر کا کوئی ذمہ دار نہیں ہے یونہی چلی جاتی ہے"۔ (الحکم ۷/۲/۱۹۰۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

ڈیزل مکینک کی ضرورت:۔ ملک ٹرانسپورٹ میں ایک ڈیزل مکینک کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب درج ذیل پتہ پر درخواستیں بھیجیں۔

ملک عمر علی احمد صاحب کھوکھر کوٹھی ۴۹ کیمرج روڈ۔ ملتان چھاؤنی۔

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب صدر جنرل اسمبلی فرماتے ہیں

"مجھے جب بھی ضرورت پیش آئی دواخانہ خدمتِ خلق سے ادویات استعمال کیں اور انہیں مفید پایا۔" احباب اس قومی ادارہ سے اپنی طبی ضروریات کو پورا کریں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

گوشوارہ وصولی چندہ تحریک جدید سال ۲۸/۱۸

لغایت ۲۱ اکتوبر ۱۹۶۲ء

وعدوں کے لحاظ سے تحریک جدید کا مالی سال ختم ہو چکا ہے عہدیدار حضرات سے گذارش ہے کہ وہ جلسہ سالانہ تک بقایا رقوم مرکز میں پہنچا کر عنداللہ ماجور ہوں۔ (وکیل المال)

نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ	وصولی فیصد	نمبر شمار	نام جماعت	وعدہ	وصولی فیصد
۱	ربوہ	۵۵۸۶۹	۸۰٪	۲۱	پشاور ضلع	۷۶۳۷	۶۴½
۲	ضلع جھنگ	۵۷۰۳	۸۱½٪	۲۲	ڈیرہ اسماعیل خاں "	۱۸۵	۴۲
۳	ضلع جہلم	۴۴۴۷	۸۰٪	۲۳	کوہاٹ "	۱۳۴۴	۴۰
۴	راولپنڈی ضلع	۱۵۰۵۵۸	۵۵½٪	۲۴	مردان "	۱۰۲۸	۶۶
۵	سرگودھا "	۱۹۰۸۴	۸۰٪	۲۵	ہزارہ "	۲۶۹۱	۳۶
۶	سیالکوٹ "	۲۵۱۴۳	۷۱٪	۲۶	خیرپور "	۷۵۲	۳۶
۷	شیخوپورہ "	۱۴۱۵۱	۶۹	۲۷	حبیب آباد	۱۱۲	۱۰۰
۸	کیمل پور "	۴۴۷۱	۹۲½	۲۸	سکھر "	۲۳۶۵	۵۶
۹	گوجرانوالہ "	۱۰۴۸۱	۶۷	۲۹	لاڑکانہ "	۱۴۵۹	۶۴
۱۰	گجرات "	۱۲۳۸۹	۷۷½	۳۰	نواب شاہ "	۶۴۳۳	۹۰
۱۱	لاہور "	۴۱۳۶۲	۷۳	۳۱	حیدرآباد "	۶۴۱۸	۸۵
۱۲	لائل پور "	۱۹۳۹۲	۶۴	۳۲	میرپورخاص "	۱۱۰۴۸	۵۶½
۱۳	منٹگمری "	۱۲۴۱۸	۸۲½	۳۳	دادو "	۶۲۳	۷۴
۱۴	ملتان "	۱۳۴۵۴	۶۴	۳۴	ٹھٹھہ "	۳۴۳	۱۰۰
۱۵	مظفرگڑھ "	۱۷۴۶	۶۲½	۳۵	سانگھڑ "	۱۰۷۲	۶۲
۱۶	میانوالی "	۱۰۰۴	۷۶	۳۶	کوئٹہ بلوچستان	۱۰۰۱۸	۹۴½
۱۷	بہاولپور "	۱۰۰۵	۷۸	۳۷	آزاد کشمیر	۹۴۷	۸۰
۱۸	بہاولنگر "	۲۸۸۷	۷۰	۳۸	کراچی	۸۱۶۲۶	۷۷
۱۹	رحیم یار خان "	۱۸۴۵	۵۸	۳۹	مشرقی پاکستان	۱۷۷۲۷	۶۵
۲۰	بنوں "	۱۰۷۲	۵۴½				

دعائے مغفرت

۱۔ میری والدہ استانی حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک مبارک علی صاحب مرحوم مورخہ ۲۵ نومبر بروز اتوار عارضہ فالج لاہور میں وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا ہے مرحومہ نہایت نیک فطرت نماز روزہ کی پابند اور مخلص احمدی تھیں اور اس ناگہانی وفات کا سخت صدمہ ہے مرحومہ کی یادگار دو لڑکے اور دو لڑکیاں رہ گئی ہیں احباب کرام و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلےٰ مقام عطا فرمائے اور بچوں کو حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ (ملک حامد علی یونائیٹڈ ٹمبر کارپوریشن نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور)

۲۔ خاکسار کے برادر اکبر محترم منشی محمد یوسف صاحب خوشنویس سکنہ کڑیانوالہ ضلع گجرات صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کہ عرصہ سے راولپنڈی میں کتابت کا کام کر رہے اور سلسلہ احمدیہ کے سرگرم مبلغ تھے اور سلسلہ کی خدمت کا کام ہمیشہ بغیر کسی اجرت کے سرانجام دیتے رہے آنکھوں پر موتیا اتر آنے کی وجہ سے نظر سے محروم ہو گئے اور کچھ عرصہ کے بعد فالج کے حملہ سے معذور ہو گئے طویل عرصہ بیمار رہنے پر ۹ نومبر ۱۹۶۲ء کو راولپنڈی میں ہی فوت ہو گئے مرحوم نہایت مخلص اور نیک احمدی تھے احباب مرحوم کی مغفرت کے واسطے دعا فرماویں مرحوم کے دو بچے ایک ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اور دوسرا آفتاب احمد جن کی والدہ پہلے ہی فوت ہو چکی ہے اللہ تعالےٰ ان کو اپنے والدین کے فوت ہونے پر صبر جمیل عطا فرمائے اور صحیح معنوں میں سلسلہ کے خادم بنائے رکھے آمین (راقم حافظ محمد افضل کاتب ربوہ محلہ دارالصدر غربی فیکٹری ایریا)

درخواستہائے دعا

میری بڑی ہمشیرہ شاہ بیگم صاحبہ ایک عرصہ سے اعصابی کمزوری اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں درویشان قادیان اور احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ کے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ (سلطانہ عزیز ربوہ)

۲۔ اہلیہ صاحبہ طفیل محمد صاحب ولد محمد رمضان صاحب مرحوم سابق سکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنگ صدر لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے (جمال الدین احمد جھنگ صدر)

راولپنڈی کے احباب کپڑے کی خرید کیلئے داؤد کلاتھ سٹور موتی بازار راولپنڈی میں تشریف لائیں

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

—— اوٹاوا ۷ر دسمبر کینیڈا کے وزیر اعظم مسٹر ڈیفن بیکر نے گزشتہ روز ایوان زیریں کو بتایا کہ کمیونسٹ چین جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے بھارت نے دور مار توپوں اور پہاڑی توپ خانہ کی جو فرمائش کی ہے کینیڈا اسے پورا نہیں کر سکتا۔ آپ نے بتایا کہ کینیڈا میں جس قسم کا اسلحہ میسر آسکتا ہے۔ بھارت کو اس سے مختلف قسم کے اسلحہ کی ضرورت ہے۔ مسٹر ڈیفن بیکر حزب کے لیڈر مسٹر لیسٹر پارسن کے ایک سوال کا جواب دے رہے تھے۔

—— واشنگٹن ۷ر دسمبر امریکی نائب وزیر خارجہ برائے امور مشرق بعید مسٹر ایورل ہیری مین نے کل بھارتی سفیر مسٹر بی کے نہرو سے ملاقات کی اور انہیں اپنے دورہ برصغیر کے تاثرات سے آگاہ کیا یہ ملاقات کوئی ایک آدھ گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں مسٹر نہرو نے کہا۔ مسٹر ہیری مین نے مجھے اپنے دورہ برصغیر کے نتائج سے مکمل طور پر آگاہ کیا

—— لیوپولڈول ۷ر دسمبر۔ کانگو کی مرکزی حکومت کی فوجوں کے کمانڈر ان چیف جنرل موبوتو نے آج یہاں اعلان کیا کہ کانگو کی فوجوں نے شمالی کاتنگا میں زبردست لڑائی کے بعد ایک قصبہ کانگولو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس قصبہ کے لئے کئی روز سے کانگولو پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس قصبہ کے لئے کئی روز سے کانگو اور کاتنگا کی فوجوں میں لڑائی ہو رہی تھی۔

—— بیروت ۷ر دسمبر لبنان کے اخبار النہار کی اطلاع کے مطابق معزول امام البدر نے یمن میں استصواب کرانے کا مطالبہ کیا ہے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ یمنی عوام بادشاہت یا جمہوریت میں سے کس کو پسند کرتے ہیں۔ اخبار کے نامہ نگار نے امام البدر کے ہیڈ کوارٹرز سے اطلاع دی ہے کہ امام نے یہ درخواست امریکہ کے صدر کینیڈی کے نام ایک پیغام میں کی ہے۔ امام البدر نے کہا ہے کہ جب تک یمنی عوام استصواب میں کوئی فیصلہ نہیں کرتے میں یمن کی سرزمین سے نہیں جاؤں گا۔ اخبار نے نامہ نگار کی امام البدر سے ملاقات کی تصاویر بھی شائع کی ہیں۔

—— راولپنڈی ۷ر دسمبر۔ صدر ایوب خاں نے ہدایت کی ہے کہ گلگت اور بلتستان کے طلباء کو مزید تعلیمی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے تعلیمی وظائف میں اضافہ کر دیا جائے۔ صدر کے حالیہ دورہ گلگت کے دوران میں عوام نے تعلیمی وظائف میں اضافہ کا مطالبہ کیا تھا۔ حکومت پاکستان نے صدر کی ہدایات کے پیش نظر سال رواں میں وظائف کی مالیت تیس ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار روپے کر دی ہے زائد رقم سے فنی اور ٹیکنیکل شعبوں میں تعلیم حاصل کرنے والے مزید طلباء کو وظائف دیئے جائیں گے۔

ڈنکا گری (انڈر اکس) ۷ر دسمبر گذشتہ روز یہاں ایک ڈاکٹر نے اپریشن کے ذریعہ ایک عورت کے پیٹ سے اڑتالیس پونڈ وزنی رسولی نکالی۔ اس عورت کے پیٹ میں اکثر درد رہتا تھا۔ چنانچہ وہ اس ڈاکٹر کے پاس آئی اور ڈاکٹر نے اس کا معائنہ کیا تو پتہ چلا کہ اس کے پیٹ میں رسولی ہے آپریشن کیا گیا تو عورت کے پیٹ سے اڑتالیس پونڈ وزنی رسولی نکلی۔ لیکن وہ جانبر نہ ہو سکی۔

—— ڈھاکہ ۷ر دسمبر آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ راجشاہی یونیورسٹی صدر ایوب کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دے گی۔ صدر ایوب دسمبر کے تیسرے ہفتہ راجشاہی جائیں گے۔ یونیورسٹی اس مقصد کے لئے خاص کانووکیشن منعقد کرے گی۔ یاد رہے کہ صدر کو یہ ڈگری گذشتہ فروری میں دی جانی تھی۔ لیکن بعض حالات کے پیش نظر یونیورسٹی کے حکام نے اس پروگرام کو ملتوی کر دیا تھا۔

—— نئی دہلی ۷ر دسمبر بھارتی کمیونسٹ پارٹی کے چیئرمین مسٹر ایس اے ڈانگے آج یورپی ممالک کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ آپ لندن ماسکو پیرس پراگ اور بوڈاپسٹ جائیں گے۔ مسٹر ڈانگے ان ملکوں کے کمیونسٹ لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔ اور انہیں چین بھارت سرحدی تنازعہ کے بارے میں بھارتی حکومت کے موقف کی وضاحت کریں گے۔

سیول ۷ر دسمبر حکومت جنوبی کوریا نے کل نصف شب سے جنوبی کوریا میں مارشل لا ختم کر دیا ہے۔ صدر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جوابی انقلاب برپا کرنے کی کوشش کرنے والوں اور تخریب پسندوں کے خلاف مقدمات کی سماعت کے لئے فوجی عدالتیں بدستور قائم رہیں گی۔ ملک میں آئین کے بارے میں استصواب کی تیاریاں بھی جاری ہیں

—— ہانگ کانگ ۷ دسمبر پولیس نے چایوان سے کچھ فاصلہ پر ستائیس لاشیں برآمد کی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چالیس افراد پرتگالی نوآبادی مکاؤ سے فرار ہو کر ہانگ کانگ پہنچنے کی کوشش کر رہے تھے کہ کشتی ڈوب جانے کے باعث ہلاک ہو گئے۔ جو ۲۷ لاشیں برآمد کی گئی ہیں۔ ان میں سے بیشتر عورتوں اور بچوں کی ہیں۔ ان میں ۱۱ نعشوں کی شناخت کے بعد انہیں رشتہ داروں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

—— واشنگٹن ۷ر دسمبر معتبر امریکی ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکہ برطانیہ اور فرانس کے وزرائے خارجہ کی کانفرنس ۱۱ اور ۱۲ر دسمبر کو پیرس میں منعقد ہوگی۔

—— لاہور ۷ر دسمبر امریکی ادارہ بین الاقوامی ترقی (ایڈ) کے قائمقام صوبائی ڈائریکٹر مسٹر پال بیڈرڈ نے آج یہاں امریکی شعبہ اطلاعات کے دارالمطالعہ میں ان ۱۵ پاکستانیوں کو کامیابی کی اسناد پیش کیں۔ جنہوں نے امریکہ کے اقتصادی امداد کے پروگرام کے تحت غیر ممالک میں تربیت یا اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے مسٹر بیڈرڈ نے کہا اس وقت تک ۴ ہزار سے زیادہ پاکستانی امریکہ کے امدادی پروگرام کے تحت غیر ممالک کا سفر کر چکے ہیں۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوتے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

دعائے مغفرت

چوہدری غلام مصطفےٰ صاحب امیر جماعت احمدیہ نصیرہ ضلع گجرات کی والدہ بعمر ۸۲ سال ۲۰، ۲۱ نومبر کی درمیانی شب کو فوت ہو گئی ہیں۔ مرحومہ دو لڑکے اور تین لڑکیاں اپنے پیچھے چھوڑ گئی ہیں۔ بہت تھوڑے آدمی آپ کے جنازہ میں شامل ہوئے ہیں احمدی جماعتیں مرحومہ کا جنازہ غائب پڑھ کر ممنون فرمائیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور بلند درجات عطا کرے

(والسلام حکیم محمد عبد العزیز گول بازار ربوہ)

مقوی دماغ

دماغی کام کرنے والوں کے لئے تحفہ — ایک روپیہ

سرولیشی

نوجوانوں کی صحت کی محافظ — پانچ روپے

شیزول

نوجوانوں کی بے شمار بیماریوں کی دوا — چار روپے

شہزین

مرض اٹھرا کی معتدل پڑیاں — تین روپے

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اہل اسلام

کس طرح ترقی کر سکتے ہیں

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین

سکندر آباد دکن

بچوں کی معیاری صحت اور طاقت

کے لئے "بے بی ٹانک" واقعی ایک بے مثل ٹانک ہے یہ ایک بالکل بے ضرر دوا ہے جو بچوں کی ہر قسم کی کمزوریوں کو دور کر کے بچوں کی صحت کو معیاری اور طاقتور بناتی ہے۔ قیمت ایک ماہ کورس -/۳ تفصیلات مفت

ملنے کا پتہ: ربوہ میں بشیر جنرل سٹور صوفی کریم بخش جنرل اینڈ کریانہ مرچنٹ گولبازار

تیار کردہ: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ کرشن نگر لاہور

مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کے مذاکرات اس مہینے کے آخر میں شروع ہونگے

پہلا اجلاس نئی دہلی میں اور دوسرا راولپنڈی میں ہو گا

نئی دہلی ۷ر دسمبر۔ وزیر اعظم پنڈت نہرو نے خیال ظاہر کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں وزارتی سطح پر پاک بھارت مذاکرات ماہ رواں کے آخر میں شروع ہوں گے۔ مقامی سیاسی حلقوں کے مطابق پہلا اجلاس نئی دہلی میں اور دوسرا راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ خیال ہے کہ وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری اور ریلوے وزیر سردار سورن سنگھ ان مذاکرات میں بھارت کی نمائندگی کریں گے۔ اجلاس کا پروگرام طے کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت میں سرکاری سطح پر بات چیت ہو رہی ہے۔

وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل تیز پور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مسئلہ کشمیر اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں پاک۔ بھارت مذاکرات کی ابھی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ لیکن میرا خیال ہے کہ دونوں ملکوں میں وزارتی سطح پر بات چیت ماہ رواں کے آخر میں شروع ہوگی۔ پنڈت نہرو نے کل تیز پور کے ہسپتال میں بھارتی فوج کے زخمیوں سے ملاقات کی۔ جنہیں چینی فوجوں نے کل بومڈیلا میں آزاد کیا تھا۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ چین اور بھارت میں لڑائی آزادی کے بعد بھارت کی پہلی آزمائش ہے۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ بھارت اس آزمائش میں پورا اترے گا۔ وزیر اعظم نے کہا چین سے جھڑپوں میں متعدد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ مجھے اس کا بہت رنج ہے لیکن ہر لڑائی میں ایسے نقصان اٹھانے ہی پڑتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے بتایا کہ چینی فوجیں شمال مشرقی سرحدی ایجنسی کے علاقہ میں میکموہن لائن سے بھی پیچھے ہٹ جائیں گی۔ لیکن پھر لداخ کا تنازعہ رہ جائے گا۔ آپ نے کہا ۱۹۵۹ء میں چینی لداخ میں جن مقامات پر قابض تھے اس لائن سے چین کو فائدہ پہنچتا رہتا ہے اگر چینی لداخ میں پیچھے ہٹے تو پھر ہم فیصلہ کریں گے کہ موجودہ حالات میں کیا کیا جائے۔ آپ نے کہا چینی فوجوں کے پیچھے ہٹنے کے بارے میں مجھے کوئی تازہ خبر نہیں ملی۔ چینی فوجوں کی جانب سے علاقہ خالی کرنے کے بعد پھر وہاں شہری انتظامات بحال کئے جائیں گے۔ پنڈت نہرو نے توقع ظاہر کی کہ چینی دوبارہ حملہ نہیں کریں گے لیکن پھر بھی ہمیں ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ آپ نے کہا بھارتی فوجوں کی شکست کے اسباب بتاتے ہوئے کہا کہ ہم پہاڑی علاقوں میں جنگ کے لئے تیار نہیں تھے۔ پنڈت نہرو نے کہا میں نہیں جانتا کہ کولمبو میں غیر جانبدار ملکوں کی کانفرنس میں کن تجاویز پر غور کیا جائے گا۔ لیکن اس کانفرنس میں جو ملک شرکت کر رہے ہیں۔ ہم ان پر اپنے موقف کی وضاحت کر چکے ہیں۔

نئی دہلی کے سیاسی حلقوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر کے بارے میں وزارتی سطح پر پاک، بھارت مذاکرات میں وزیر داخلہ مسٹر لال بہادر شاستری اور ریلوے وزیر سردار سورن سنگھ بھارت کی نمائندگی کریں گے۔ ان حلقوں نے کہا ہے کہ اجلاس نئی دہلی اور دوسرا راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ ان علاقوں کا پروگرام تیار کرنے کے لئے پاکستان اور بھارت میں سرکاری سطح پر بات چیت ہو رہی ہے۔ بہرحال وزارتی سطح پر اجلاس کے مقام اور تاریخ کے بارے میں ابھی کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوا۔

بھارت نے روس سے بھی فوجی امداد طلب کر لی

نئی دہلی ۷ر دسمبر۔ بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوان نے بتایا ہے کہ بھارت نے روس سے بھی فوجی امداد طلب کی ہے لیکن یہ امداد اس قسم کی اشیاء کی ہے جو براہ راست میدان جنگ میں کام نہیں آتیں۔

روزنامہ انڈین ایکسپریس نے لکھا ہے کہ ممکن ہے روس نے اس شرط پر بھارت کو مگ طیارے سپلائی کرنے پر رضامندی ظاہر کی ہو کہ انہیں چین کے خلاف استعمال نہیں کیا جائیگا ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ روسی طیارے اگلے مہینے بھارت پہنچ جائیں گے۔ ان طیاروں کو وہ بھارتی ہوا باز چلائیں گے جو ان دنوں روس میں زیر تربیت ہوں گے۔

صدر ناصر سے بھارتی وزیر قانون کی ملاقات

قاہرہ ۷ر دسمبر۔ بھارت کے وزیر قانون مسٹر اے کے سین اور وزارت خارجہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر آر کے نہرو نے گذشتہ روز یہاں صدر ناصر سے ملاقات کی بھارتی حکام اکرہ اور لاگوس کے دورہ کے اختتام پر گذشتہ روز یہاں پہنچے تھے۔ خیال ہے کہ انہوں نے صدر ناصر کے ساتھ چین کے ساتھ بھارت کے تنازعہ کے بارہ میں صلاح مشورہ کیا۔

ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ میں ایک شاندار تقریب

جناب ڈپٹی کمشنر صاحب سیالکوٹ نے ہوسٹل کا سنگِ بنیاد رکھا

مورخہ ۳۰ر نومبر ۶۲ء کو چار بجے شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوسٹل ہائر سیکنڈری سکول گھٹیالیاں کا سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب بخیر و خوبی سرانجام پائی۔ کالج کا گیٹ اور چار دیواری رنگ برنگ کی جھنڈیوں سے نہایت خوشنما طریق سے سجائی گئی تھی۔ جب جناب سید حسنات احمد صاحب ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کالج کے احاطے میں تشریف لائے تو محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے پرنسپل کالج نے آپ کا خیر مقدم کیا اور پھولوں کا ہار پہنایا۔ اس کے بعد جناب بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے ہار پہنایا۔ اور پھر یکے بعد دیگرے دیگر مہمانوں نے معزز مہمان سے مصافحہ کیا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ اس رسم کے بعد جناب پرنسپل صاحب کالج نے سٹاف کا تعارف کروایا اور پھر تمام مہمان ایک جلوس کی صورت میں ڈائس کی طرف گئے جہاں کالج کے طلباء نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کے نعرے لگائے تلاوت قرآن مجید کے بعد مبشر احمد صاحب باجوہ نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی تلاوت و نظم کے بعد محترم بابو قاسم دین صاحب صدر انتظامیہ کمیٹی نے ایڈریس پڑھا جس میں واضح کیا گیا کہ اس پسماندہ علاقے میں یہ کالج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت شاندار خدمات سرانجام دے رہا ہے اور یہ کہ اس کا تمام بار علاقے کے اہلِ علم اور قومی حمیت رکھنے والے بزرگوں نے خود اٹھایا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ شدید مشکلات مثلاً کچے راستوں کے اور بجلی کے نہ ہونے کے باوجود طلباء کا ذوق تعلیم روز افزوں ترقی پر ہے۔ چنانچہ کالج کی پہلی کلاس کا نتیجہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سَو فیصدی رہا۔ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایڈریس کا جواب دیتے ہوئے پرنسپل صاحب اور سٹاف کی ہمت اور مستعدی کی تعریف فرمائی اور آپ نے فرمایا کہ کالج کی امداد کا معاملہ انشاء اللہ ڈسٹرکٹ کونسل سیالکوٹ میں پیش کیا جاوے گا۔ اور اسی طرح بدوملہی سے قلعہ صوبھا سنگھ کی سڑک کی درستی کی طرف بھی جلد توجہ کی جائے گی۔

اس کارروائی کے بعد جناب ڈپٹی کمشنر صاحب محترم جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے پرنسپل کالج کے ہمراہ اس مقام پر تشریف لائے جہاں ہوسٹل کی بنیادیں کھدی ہوئی تھیں۔ آپ نے مسجد مبارک کی ایک اینٹ جس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے دعا فرمائی ہوئی تھی حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ کے ہاتھ سے لیکر چاندی کی کانڈی کے ساتھ ہوسٹل کی بنیاد میں رکھی اور پھر تمام مجمع نے محترم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے ساتھ دعا کی کہ اے خدا تو اس مقام کو برکت عطا فرما اور یہاں رہنے والے پڑھنے اور پڑھانے والوں کو اپنی برکتوں اور نعمتوں سے حصہ دے۔ آمین۔

اس تقریب کے بعد معزز مہمانوں کو ایک وسیع شامیانے میں لایا گیا جہاں سیالکوٹ کے امیلیا ہوٹل کی معرفت چائے کا پُرتکلف اہتمام کیا گیا تھا۔ اس انتظام میں خاص طور پر خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار اور اُن کے صاحبزادے برادرم ظفری خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔

معزز مہمانوں کو دوپہر کا کھانا بھی کالج کی طرف سے پیش کیا گیا تھا۔ کیونکہ بہت سے احباب جمعہ کی نماز سے پہلے ہی کالج کے احاطے میں پہنچ چکے تھے۔ مہمانوں میں جناب چودھری عبدالمجید صاحب پرنسپل اسلامیہ کالج نارووال نیز سیالکوٹ کے چودھری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ، چودھری حمید اسلم صاحب ایڈووکیٹ۔ شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب حاجی محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار اور خواجہ عبدالرحمٰن صاحب اور مولوی ظہور الحسن صاحب بھی شامل تھے۔ اس تقریب کی کامیابی کا سہرا بلاشبہ محترم بابو قاسم دین صاحب اور جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔ اے پرنسپل گھٹیالیاں کالج کے سر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اصحاب کی قربانیوں اور ان کے اخلاص کو نوازے اور انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

منور احمد چودھری ایم۔ اے لیکچرار اُردو
(سیکرٹری سٹاف کمیٹی)

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے۔ آمین

محمد صالح پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
جڑمیاں جھنڈا ضلع سیالکوٹ